السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا اسلام میں لڑکے کے لیے ایک بکرے سے عقیقہ کیا جاسکتا ہے۔ کیا ایسی کوئی روایت موجود ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نہیں احادیث مبارکہ میں عقیقے میں لڑکے کی طرف سے دو اور لڑکی کی طرف سے ایک جانور ذبح کرنے کا ہی حکم وارد ہوا ہے۔ لڑکے کی طرف سے ایک جانور ذبح کرنے کا ذکر کسی روایت میں نہیں ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں :

«أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنْ نُعَقَّ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً» جامع ترمذی : ۱۵۱۳؛ سنن ابن ماجہ : ۳۱۶۳

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری عقیقہ کریں۔"

جمہور علمائے کرام کا موقف ہے کہ عقیقہ سنت ہے۔ امام ابن قدامہ حنبلی بیان کرتے ہیں :

«وَالْعَقِيقَةُ سُنَّةٌ فِي قَوْلِ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ، وَعَائِشَةُ وَفُقَهَاءُ التَّابِعِينَ وَأَئِمَّةُ أَهْلِ الْأَمْصَارِ» المغنی مع الشرح الکبیر : ۱۱ ۱۲۰

"اکثر اہل علم مثلاً ابن عباس، ابن عمر، عائشہ، فقہائے تابعین اور ائمہ کا قول ہے کہ عقیقہ سنت ہے۔"

حافظ ابن قیم الجوزیۃ کا بیان ہے :

«فَأَمَّا أَهْلُ الْحَدِيثِ قَاطِبَةً، وَفُقَهَاؤُهُمْ وَجُمْهُورُ أَهْلِ السُّنَّةِ فَقَالُوا : هِيَ مِنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم » تحفۃ الودود باحکام المولود : ص ۲۸

"جمیع محدثین وفقہا اور جمہور اہل سنت کہتے ہیں کہ یہ (عقیقہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔"

ان کی دلیل سیدنا عبد اللہ بن عمروؓ سے مروی سابقہ حدیث ہے، وہ بیان کرتے ہیں :

«سُئِلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الْعَقِيقَةِ، فَقَالَ : «لَا يُحِبُّ اللهُ الْعُقُوقَ، كَأَنَّهُ كَرِهَ الِاسْمَ» وَقَالَ : مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكْ» سنن ابو داود : ۲۸۴۲؛ سنن نسائی : ۴۲۱۷

"نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقیقہ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : "اللہ تعالیٰ عقوق کو ناپسند کرتا ہے، گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نام (عقیقہ) ناپسند کیا۔ پھر فرمایا : "جس کے ہاں بچہ پیدا ہو اور وہ اس کی طرف سے نسیکہ (جانور ذبح) کرنا چاہے تو نسیکہ کرے۔"

اس حدیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ

1. امام شوکانیؒ بیان کرتے ہیں : حدیث میں : «مَنْ أَحَبَّ» کے الفاظ سے عقیقہ میں اختیار دینا وجوب کو ختم کرتا ہے اور اس کو استحباب پر محمول کرنے کو متقاضی ہے۔ نیل الأوطار : ۵ 44
2. حافظ ابن عبد البر کہتے ہیں : اس حدیث میں «مَنْ أَحَبَّ» کے الفاظ میں اشارہ ہے کہ عقیقہ کرنا واجب نہیں بلکہ سنتِ مؤکدہ ہے۔ التمہید لابن عبد البر : ۴ ۳۱۱
3. امام مالک بیان کرتے ہیں : «وَلَيْسَتِ الْعَقِيقَةُ بِوَاجِبَةٍ، وَلَكِنَّهَا يُسْتَحَبُّ الْعَمَلُ بِهَا، وَهِيَ مِنَ الْأَمْرِ الَّذِي لَمْ يَزَلْ عَلَيْهِ النَّاسُ عِنْدَنَا» موطا امام مالک : ۲۹۵

"عقیقہ واجب نہیں بلکہ مستحب عمل ہے اور ہمارے ہاں ہمیشہ سے لوگ اس پر عمل پیرا رہے ہیں۔"

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب